

<p>۱۰ دکھ کر کس طرح غیب میں اس کی جھلک چاروں طرف تھا جلوہ زور و شہرت تھے پہلوؤں میں قائم اس کو برسرِ زمین جس کا دھڑکنا تھا ہر طرف ہر طرف</p>	<p>۱۱ وہ ہر لمحہ کی صفائی وہ آبِ زہد آبِ نقا کو سبکی لطافت سے تھا جاب زینتِ ستارہ مسجوری تھا سرِ جاب خامہ تھی اس آئینہ جو تھی زیرِ آب</p>	<p>۱۲ جب آسمان پر ہوا زمین نشانِ کھلا شوقِ بزمِ جہنم سے باہر جہانِ کھلا جو کس طرح سے اعلیٰ درجہ نشان نورِ جہنم میں جہنم کی نشان</p>
<p>تھا حاملِ علم بھی و غایر مٹلا ہوا پہرہ تھا اس سر پہ نہ ہر اکھلا ہوا</p>	<p>۱۳ ہر سوچ کی چمک پہ مقامِ ورود تھا موتی کا حسنِ لپٹا صدقے نمود تھا</p>	<p>۱۴ صف بستہ تھے حسین کے پرہیز زمین پر ذرت تھے آسمان پر ستارے میں پر</p>
<p>۱۵ وہ اس علم کا دھندلے آفتاب داسن تھا میری کس جنت کا تھا جاب بونا تھا ہر خطِ شطرنجی جو فیض استرویا بلبلین لپٹا تھا چھ کی آفتاب</p>	<p>۱۶ تھی</p>	<p>۱۷ آوردہ آفتاب کی اور وہ کس نور کا نور کیا تھا فلکِ جہنم کا نور بالا تھا کس نور سے کس نور تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۱۸ چو بے کسی تھی کئی ستونِ آسمان کا طوبی سے بڑھ گیا تھا پھر برائے شان کا</p>	<p>۱۹ ہر غمچ لب کی نشہ دہانی کا شور تھا نشے کے بد سے مرقیہ جوانی کا شور تھا</p>	<p>۲۰ چرخوں کے نشہ جو تھی سے ہمراہ ہوا تھی گو یا گلوں نے عطر میں چہرے دہنے تھی</p>
<p>۲۱ تھی</p>	<p>۲۲ وہ نور صبح اور وہ گلہ نشینی تھی</p>	<p>۲۳ بتیان کہ بلا کی وہ بوبائس وہ بہار رخانِ نشوونما چسپنا وہ بہار سورگ وہ قمریوں کی وہ طاقت کی چار تھے وہ بلبلوں کی وہ سوزہ ہلال زار</p>
<p>۲۴ ان خرون کے فیض سے میں چاند ہو گئی تیری ستارہ دار قبا ماند ہو گئی</p>	<p>۲۵ لب نشہ باغ و بہر سے جانے کو تھی وہ پھول کر بلا کے سیاہ کو تھی</p>	<p>۲۶ کرتے تھے وجد کبک وری کو ہزارین بن میں خزال محو تھے ضمیمہ کچھارین</p>

<p>۱۰۸ کہنہ سنا آٹھ وارکے نغمہ زلف شعلے جلیں تھوڑے گیسو جی پادوش چہرے سے کب کج بخت چھایا جس نغمہ چہرہ کیا خدا نے نہیں چھپایا</p>	<p>۱۰۹ آفت میں تیر میں غضب کر گارہ میں شیر خدا کی تیغ کے سب رنڈا رہیں کھیلے ہونے میں جانوں پر حرکت دینے تھکوا نہوں کو پھر اس امت کو دینے اس وقت سے کہ روئے تیر میں آج سے کہ روئے تیر میں</p>	<p>۱۱۰ پتھر کھتا ہے کہ مچھلی بارش جنگ نعلے زین شاہ رخا کے بر جگ اس کا آگ شام سی زمین چھین گیا صوا موہن پوریا دم بھریں لالہ کیں</p>
<p>سارے جوان تو شہرہ برادر کے ساتھ یہ نیچے لیے علی اکبر کے ساتھ تھے</p>	<p>آفت میں تیر میں غضب کر گارہ میں شیر خدا کی تیغ کے سب رنڈا رہیں</p>	<p>لاستے تھے سب آل پھیر کے سامنے پھولا لاقاب باغ خیر اطہر کے سامنے</p>
<p>۱۱۱ کہتے تھے باقہ تیر کے کلب سے با با جو حکم پر حضور کا ہم سب میں جان بزار دوسرے پر کیا روئے تیر کے ہاں سنا کھانچا بیگا پیٹنے کے ہاں</p>	<p>۱۱۲ چھوڑو میں سب میں اپنی شہید سے پہلے یہ کیا جاہل عیب تھوڑا کر گیا جب تھے میں سے چھوڑو میں سے تیر کے ہاں چھوڑو میں سے تیر کے ہاں</p>	<p>۱۱۳ کلکٹن مسلم علم پر تھے نعل تھا پیر شہید تیغ پر تھے چوہ کے لالہ بیخشاہ مہم پر تھے دو تیر اور تیغ چھینی میں پر تھے</p>
<p>کب دیکھیے حضور سے اذن و غلط کیا خوش نصیب ہے جسے پہلے رضائے</p>	<p>مہرب نہ ہو مگر دھیسرہ سر تو ہے خیر کا در نہیں ہر تو کو کونے کا در تو ہے</p>	<p>جیسے میں ہا ہے ہاے کی اک مہوم پر گئی روتے تھے سب کہ رانگ کی تیر پر گئی</p>
<p>۱۱۴ کہتے تھے مسکراتے تھے تیر کے عیاں تھے ہی تھے پوچھ جان کی تیر کے ہی تھے تیر کے ہی تیر کے تیر کے ہی تھے تیر کے ہی تیر کے</p>	<p>۱۱۵ آتشو باکے کہنے کے شاہ زین جان آتشو باکے کہنے کے شاہ زین جان کھانا بیگا تیر کے ہاں سے بیجا جان کھانا بیگا تیر کے ہاں سے بیجا جان</p>	<p>۱۱۶ اس دم سوائے نعتیہ خیر و بھلاں باقی تھے سبق تیغ و شمشیر و بھلاں عیاں تھے سا جی علی خیر و بھلاں تیر کے ہی تھے تیر کے ہی تیر کے</p>
<p>کہتے تھے عرض وہ کہ جری ہیں لیر میں کیا ذکر ان کے عزم کا شیر و کج شیر میں</p>	<p>مکڑے سے جگر کے یہ سب ارجمند ہیں اسکی خبر نہ تھی کہ اجل کے سپہ مند ہیں</p>	<p>پانچوں شیر لک کا ارادہ کیے ہوئے شہ کی سپر تھے ہاتھوں میں تیغیں لیے ہوئے</p>

<p>۱۹۱ حاکم عالم جانشین کجاوین و خاقان آج کل سے رہے اس کے اٹھائے ہوسم خاقان سے کہہ رہے تھے زار و ننگی ہوسم زینب سے لالہ مومن کو تھے تھے وہیں</p>	<p>۱۹۲ یہی ہے جو حضرت زینب کے لڑکام گھبرا رہے ہیں حسین نے یہ کلام سوچ کر ہم سے پہلے جو قلم سے تمام کھینچ کر منہ ہار سے نپوڑا ہوسم</p>	<p>۱۹۳ کسی کا داغ اٹھایا نہ جا سکا بس بدین غم سینے پر کھایا نہ جا سکا آنکھوں سے خون جگر کا بہایا نہ جا سکا لاش کسی کا نہ کوہایا نہ جا سکا</p>
<p>حضرت کسی کے باب میں کچھ کہ نہ سکتے تھے وان شوق جنگ تھا وہ ہر آنسو پکتے تھے</p>	<p>جو حکم ہر کجا سے لائین تو خوب ہے ہم اسے پہلے مرنے کو جائین تو خوب ہے</p>	<p>حسرت پر قتل ہونے کی خالق لی لائین پھیلا کے پائون سوئیگا اب قتل گاہ میں</p>
<p>۱۹۴ کچھ کہتے تھے این حسین شاہ کچھ کہتے تھے اوہ غنی و غائب فوج امیر شام آ رہا ہے فوج امیر حسین آ رہا ہے اگر ہے شہر میں تو آ رہا ہے اگر ہے شہر میں تو آ رہا ہے</p>	<p>۱۹۵ کب سے وہ گل مانع تو رہا کب سے وہ گل مانع تو رہا کب سے وہ گل مانع تو رہا کب سے وہ گل مانع تو رہا</p>	<p>۱۹۶ کب سے وہ گل مانع تو رہا کب سے وہ گل مانع تو رہا کب سے وہ گل مانع تو رہا کب سے وہ گل مانع تو رہا</p>
<p>حضرت کی شاہ وہیں گزارش فرور ہے ہان بجائی جان آج سفارش فرور ہے</p>	<p>وہ دن آج روئے تھے جس کے واسطے بھیجا یہ خانہ زاد میں کس دن کے واسطے</p>	<p>مرنے کا نام نکھڑے جو حضرت کا لینگے ہم نچون سے اپنے گلے کاٹ ڈالینگے</p>
<p>۱۹۷ یاد آئی کہ کوہ صیت پد کی آج یاد آئی کہ کوہ صیت پد کی آج یاد آئی کہ کوہ صیت پد کی آج یاد آئی کہ کوہ صیت پد کی آج</p>	<p>۱۹۸ یہ لکے دل کے تھے تھے تھے یہ لکے دل کے تھے تھے تھے یہ لکے دل کے تھے تھے تھے یہ لکے دل کے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۹۹ یہ لکے دل کے تھے تھے تھے یہ لکے دل کے تھے تھے تھے یہ لکے دل کے تھے تھے تھے یہ لکے دل کے تھے تھے تھے</p>
<p>اکوئی بڑھیکا اور جو تلوار تول کے بندہ سند و کھایگا بازو سے کھول کے</p>	<p>شہ نے کما حق ہے دل تاراد کو یہ قصہ ہے کہ اب ہمیں جائین جب اد کو</p>	<p>بہتر وہ ہے جو مرضی سبط رسول ہے دونوں طرح غلاموں کا مطلب حصول ہے</p>

<p>۱۲۱۵ صحت سوا صحت بیباک ساتھ ہونے کے لئے دیکھا یہ دان کہ زہر تہم کی صفت یہ بھی</p>	<p>۱۲۱۶ بول رہا ہے کہ وہ سلطان اب وہ بیان کرتا ہے لائے ہونے کے لئے اس کا رتبہ ہے</p>	<p>۱۲۱۷ ہوا ہے یہاں چاہی کہ نہ لگے کسی ہونے میں جگہ ہے</p>
<p>۱۲۱۸ صدمہ ہوا انہی انہوں سہل لگتا آکھوں پڑنے کے</p>	<p>۱۲۱۹ حضرت کے ساتھ بھی اکبر کے بعد مرے</p>	<p>۱۲۲۰ لشکر تمام ہو چکا بیوقت گریسے تو</p>
<p>۱۲۲۱ جان کی طرف بھول صحت سوا صحت بیباک</p>	<p>۱۲۲۲ بہانا کرتے ہو گروہ کے لئے</p>	<p>۱۲۲۳ ہونے کے لئے ہوا ہے یہاں</p>
<p>۱۲۲۴ کیا جانیں وہ کہ رخصت میں اور</p>	<p>۱۲۲۵ رخصت نہ پائی رکھے ہیں وہ</p>	<p>۱۲۲۶ لو اب میں صاف کرا بار تم گرسے</p>
<p>۱۲۲۷ کہلے مان کے پاس ڈر ڈر سے کانپ</p>	<p>۱۲۲۸ ہستی کہہ سکتے جانوں پہ پھیل</p>	<p>۱۲۲۹ میں نے اپنے جسے نہ تھی</p>
<p>۱۲۳۰ بیوہ خادموں سے اماں خدا گواہ</p>	<p>۱۲۳۱ کس تیر کی میں ہوں مجھے کوئی سے</p>	<p>۱۲۳۲ چو اشک چھچھے دل کی طرح کیجے</p>

Marsiya Marsiya
www.marsiya.com

<p>۱۳۱۱ دریا پانی کے نہ پانی پانی جی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی</p>	<p>۱۳۱۲ کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>۱۳۱۳ کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>
<p>۱۳۱۴ بان واری تم بھی اوزن و خا پر سے رو مامون کے آگے ہاتھوں کو چڑھ کر رکھو</p>	<p>۱۳۱۵ میٹھوں کے داغ سبھی کو قبول ہیں یہ پتھر و علی کے گلستان کے پھول ہیں</p>	<p>۱۳۱۶ پامال کر کے لاش کو لوٹینگے گھر مرا ہنگام عصر دیکھو گی نیزے پر مرا</p>
<p>۱۳۱۷ شہادت پان کی شہادت پان کی جا کر کھڑے ہوئے عقیقت ہر شاہ پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے</p>	<p>۱۳۱۸ کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>۱۳۱۹ دالان دھرتی توبت لپٹا لپٹا لپٹا لپٹا لپٹا آج چھین بھی روئیے جو جی</p>
<p>۱۳۲۰ چہرے کا رنگ فق تھا کیم پو ہاتھ تھے سایے کی طرح بھانجے بھی ساتھ ساتھ تھے</p>	<p>۱۳۲۱ بیچھوئی اسپہ وار کے تلوار کھانڈ کو پالاڑ میں نے کیا نہیں گھر میں بھانڈ کو</p>	<p>۱۳۲۲ اب تک جدا تھے تھے نہ مامون کے ساتھ سے مجبور ہیں کہ مان تمہیں کھوتی ہر ہاتھ سے</p>
<p>۱۳۲۳ تہذیب پر شاہ دین تہذیب پر شاہ دین تہذیب پر شاہ دین تہذیب پر شاہ دین</p>	<p>۱۳۲۴ اب جیسے رضا نہیں بانشاہ کر میں جا رہی ہوں اپنے کلمات میں ہی گڑھے نہ آپ یہی کوئی تہذیب میں صدقہ آمار کی ہوں کہ دروہ میں</p>	<p>۱۳۲۵ تہذیب پر شاہ دین تہذیب پر شاہ دین تہذیب پر شاہ دین تہذیب پر شاہ دین</p>
<p>۱۳۲۶ دونوں ٹھہر ہیں ان کی اجازت کیوں سے چلے ہو میں دیر سے خصلت کیوں سے</p>	<p>۱۳۲۷ یہ کیا میں بھکا ہر کھجے ناگوار ہو جان آپ کی بچے تو بہن بھی تیار ہو</p>	<p>۱۳۲۸ بوسے پر سر کریم کا افضال چاہیے شہکی دعا حضور کا اقبال چاہیے</p>

<p>۱۳۹ نخل جو گھڑے وہ کھل ستبان پوریا آئے دھن سے ہوا سپ صبا ستا تسکیم کے شاہ کو یاد دینا پر اب گھڑے چاہو کہ پوریا ہاں آفتاب</p>	<p>۱۴۰ از بخت فاطمہ عین میدان میں شیریں کو بل کے نستان میں کلیے گلے گلے شہسیدان میں دولوں شگون کو روز فونان میں</p>	<p>۱۴۱ دور کا حسین کے کپڑے شہانے لاد عزت طلب پیرال میں خلعت این بے پیر کہ جاتے ہیں لوا مان جان شادی ہر آج مرے کی دھان میں بناو</p>
<p>چلا لی مان خدا کے حوالے کیا تمہیں پیار علی کی حفظ و امان میں یا تمہیں</p>	<p>کو ترکے جام رکھے ہیں پاسوں کی واسطے نہ ہر اتر پڑ ہی ہیں نواسوں کی واسطے</p>	<p>نخل ہمارے ماموں کے سر پر چار دو سرمہ لگا دو آنکھ میں دلفین ستوار دو</p>
<p>۱۴۲ کاپی ہے سرون چنبا سیتہ عمین پیل سا شافوچ کوشک کا کچھ خوف شیر دلویع و پیر کا داری اثر دکھا پو یاد کے شیر کا</p>	<p>۱۴۳ منہ علی کی صد روئے جسم منہ علی کی صد روئے جسم جیابوری سلام کو مان سے غم سب غم خورے گزرتی وہ سیر غم</p>	<p>۱۴۴ پوشاک لٹکے ان پختائی سجال سیر عیاشے رکھ کے بلین لیسات بار سرسے ہی لانی جسے یہ بولے وہ امان خزان ہر آجے گلشن کی</p>
<p>گھیرے ہیں صبح سے یہ بٹھارے امام کو رکھ لہجہ نچوں کے تے فوج شام کو</p>	<p>کاپے چوپا نون جیے کا پردا پکڑ لیا اچھا سدھارو کیکے کیلچا پکڑ لیا</p>	<p>قسمت میں تھانہ بیابا کے سہرو نکو کھینا نخترے اب کہے ہوسے چرون کو کھینا</p>
<p>۱۴۵ بھکی پویشل بر وون کے سانسے جاو شال تیر تمانون کے سانسے مر کپوہ خنجر وون کن زبانوں کے سانسے سینوں کو تانے رہے سینا نون کے سانسے</p>	<p>۱۴۶ عق سلخ ضیست وہ جین چلے پچھے دھائین پوے شہاہ میں چلے چلاری تھی مان آرمے نازین چلے پوہانے پے سوسے خدر میں چلے</p>	<p>۱۴۷ سہرے زمین پھلکے زینے آہل چکون کا مار نہا گیا کھونچا شاکل فدیا حسین میں دونوں کے پاؤں کی آئی صد آدھے پیر آہل کی</p>
<p>دبنا سپا ہیوں سے دلیروں کا تنگ ہے ڈھالین نہ روکنا کہ شیروں کا تنگ ہے</p>	<p>پوچھو لو کوون چربی یہ صورت دکھائینگے وہ مرے کتے تھے تھیں ان نہ آئی گئے</p>	<p>شردہ عروس مرگ کا دینے کو آئے ہیں آؤ نواسو ہم تمہیں لینے کو آئے ہیں</p>

<p>۱۵۵ کھانا پکھانا پکھانا پکھانا کھانا پکھانا پکھانا پکھانا کھانا پکھانا پکھانا پکھانا کھانا پکھانا پکھانا پکھانا</p>	<p>۱۵۶ دریا کے پانی سے شربت دریا کے پانی سے شربت دریا کے پانی سے شربت دریا کے پانی سے شربت</p>	<p>۱۵۷ کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا</p>
<p>بلیں سے پوچھ لو نہ جو میگا کسی کارنگ نہ کہ اکی پوچھ اس گل ترین علی کارنگ</p>	<p>روئے ہیں شہ کی نقشہ وہانی کیواسے کیا آبر و گنوا میگے پانی کیواسے</p>	<p>میری مچھین میں جان ہر گویا اس ہون تم مڑ کے دیکھ لو کہ میں پرہے پان ہون</p>
<p>۱۵۸ کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا</p>	<p>۱۵۹ کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا</p>	<p>۱۶۰ کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا</p>
<p>صدقے ہوں بار بار یہ رورون کو توفیق ہوں اگر دن میں تم لوں کی غلامی کے طوق میں</p>	<p>رہیں توں سے آل تہی کی جہا ہوں دو چاند لیکے سامنے پر یان ہوا ہوں</p>	<p>مارو زمین عدو جو خدا کے ولی کے ہیں وہ بھی تو جانیں کچھ کہ نواسے علی کرہ ہیں</p>
<p>۱۶۱ کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا</p>	<p>۱۶۲ کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا</p>	<p>۱۶۳ کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا کھانا پکھانا</p>
<p>اسکا سواد آس سے بوجی روشن کلام ہے اور کھو دیا روشن کہ یہ صبح و شام ہے</p>	<p>وہ کمان چشم میں یہ کیوں جناب ہیں مطلق ہوں وہ ضرور کہ دو آفتاب ہیں</p>	<p>دیکھو بجاترانی میں ہوش ہو اس کو تم یاد کچھ علی اصغر کی پیاس کو</p>

www.marsiya.com

<p>۵۴۱ گردن تو گھر پر نور کا سنیہ صفا کا گھر رحمت کا باب فیض کا مصدر عطا کا گھر معان سخا کا مہر کا مطمح وفاقا کا گھر سینیہ پر دل کا گھر دل روشن خاکا کا گھر</p>	<p>۵۴۲ ایما پر ابرو دن کا صاف کا زار سے اللہ کی بنا ہ ڈرو ذوالنقار سے پیدا ہو صاف چشم جلالت شجارت ختمیے کا زہر سرمد و زہا ہوار سے</p>	<p>۵۴۳ انفکگان عشق کو الفت ایسی ہے دل کو سرور روح کو راحت ایسی ہے و بنیامین نور ایسی ہے ہر خلقت ایسی ہے و ایلین اخصی بعبارت ایسی ہے</p>
<p>یہ دیدہ جہان میں ہلاک کسی کا ہے نہ ہر حسین کا ہر کیچہ علی کا ہے</p>	<p>کیچہ نہ کس کوشی امین ہمیں رجان کے چار آئینے کو توڑینگے تیراں کمان کے</p>	<p>تو پین ٹھنڈا نہ دیکھ نہ رات کو ظلمت میں ٹھونڈھ لیتے ہیں آجیاں کو</p>
<p>۵۴۴ چھوڑ کر خوف جان نہیں اللہ سے جا آئے ہیں کس مشکوے بندھے ہو کر خاک پر جو بر سر بیک سر نہ بجا نعین چل فیروز خان کا تاج</p>	<p>۵۴۵ حالی سے مسکراتے چہرے ہیں چھوڑ کر محل کی سہلی پیسے میں خاص عالم دیکھو تو کس گویا زمان کا نظام نہ چہرہ دگار پر کس جہر کا کام</p>	<p>۵۴۶ کشاوہ کی نہ نقاب ظہار ہا ہر جسکی جلالت سے ہر خیزد و تیرے ہی موسیٰ کریم باب پہوے پر کسیر کا زہر ہر ہر باب</p>
<p>اگر کلک بس ٹھہریا ادب کا مقام ہے ہاں چوم لے قدم کہ سراپا تمام ہے</p>	<p>بستیں کلیان جو ہر پر چمکتی ہمتیں موقی تو کیا ستاروں کی آنکھیں چمکتی ہیں</p>	<p>شہاں روم و کسوی کسوی اخراج کا عالم ہے خود سر پہ محمد کے تاج کا</p>
<p>۵۴۷ بان جہ طبع چھوڑ دھلاؤ پانچوں تشتان نیم پر شو میں اس پر تختے میں سامعین میں جگے میں ہیں شبابش چہ ہر سے دل کو بھانا ہر ہر سے</p>	<p>۵۴۸ سینہ زخمی کر نخل قدرت کا گھر ہر جسکی بو ارم سے سکون سے زیادہ صدتے گلے کے حسن پر نور دم سے منہ و عورت کے آئے ساتھ مہتاب ہر</p>	<p>۵۴۹ ابروہ پیچے میں کسے سے رطلان شوق القدر میں سے بزرگوں پر کمال پلکوں کی صدف پر دنوں کو عالم ہر عین کبریا کا غضب پر عالم</p>
<p>ماذن ہوں اس کلام کے حسن قبول پر اقدسی دروہیچ رہے ہیں سول پر</p>	<p>بسم جلا سے چشم زیارت حضور کی پروانگی ہر دیکھو لے لوشع طوری کی</p>	<p>صفا پرین نور چشم خداے ولی کے ہیں جھوٹی سبے شان پیو علی اکبر ہیں</p>

<p>۶۷۷ سردار صفدر روٹن کے حسینوں کے بادشاہ عالیجناب نغیرسان معارف پناہ وہ خلق وہ کرم وہ عبادت وہ عروجاہ مہر کے دستِ حجب کے غلاموں کے زور</p>	<p>۶۷۸ تھا کہ ایک بیچ شرف کے تہمین دو خرد و نیر ایک صدف کے گہرین دو ان گلشن مراوے نور شرمین دو مان ایک نبتِ فاطمہ زہرا و سیدین دو</p>	<p>۶۷۹ ہاں ساقیا شربِ جہور ایلاد چہر ہونے سے جامِ مادہ کو نور ملا د چہر سلسبیلِ شہینے نڈھا نڈگ چہر صوبے سے گلشنِ مضمون دکھا د چہر ہر گھون پیر گلشنِ مضمون دکھا د چہر</p>
<p>نور شرمین خوش مزاج ہیں صاحبِ جمال ہیں اک روشنی ہر بدر میں بان سو کمال ہیں</p>	<p>گرد و گلہاں میں تو ہوں طور ایک ہے آنکھ میں جدا جدا ہیں گہر نور ایک ہے</p>	<p>آئے صدائے قافل مینا جو کان میں پیدا ہو رنگِ نغمہ بیبل زبان میں</p>
<p>۶۷۸ عجب باغِ شہینے کا ہر زخا سہنا ہوتا ہے جیسے سانسے شہینا پنا سنتے ہیں ہستی کا ہے جی ہر خیال گلشن کے سر دکھانے تو ہر خیال</p>	<p>۶۷۹ نغین کی سبکدوشی ہے گلشنِ شہینے کی جو نصیب ان کا کوئی عمل نہ ان کا کوئی ذوق نہ نسبت پیر خدا کا ہے</p>	<p>۶۸۰ اوصافِ شہینے ہر خیال تحریر کی کتابِ تقدیر کی خیال پیر کی شوقِ جاہلہ کا ہے خیال ہاں چھوٹا ہر اداس کا دکھلا د خیال</p>
<p>دعوائے بے دلیل قبول حسرت نہیں اپنے مقام پر یہ اگر ناسنہ نہیں</p>	<p>تمام خدا علی و ولی کی شبیہ میں چھوٹے تو کچھ بڑے سے زیادہ وحیہ میں</p>	<p>طبع رسا کو اور سرا پا کی فکریہ ہے پیر طہین درو سب کے محمد کا ذکر ہے</p>
<p>۶۸۱ اشعارِ بابون زلف کے انصاف تاریک شب میں ہیں جہاں ہر کردار باریک راہِ بابل سے اور طوں تقدیر سس چل سس چل سس چل سس چل</p>	<p>۶۸۲ بازارِ مزاج صاحبِ شہینے و سیدین کم کو عجب قدر دلاور و فاشکار جہاں سیر دل اسن ہر گھون جو کر سے عجب اور غضب ہر گھون</p>	<p>۶۸۳ کھنکھن تصویرہ دکھا کر نقشِ طبع پیکر نقشِ ناپا جو لکھا صورتِ گراں پسینے سے ہے کھنکھ مانی کی روح ہاتھ سے چپے کھنکھ بڑا تو کس طرح سے چپے کھنکھ</p>
<p>بسجھے مٹھم کہ عمر اسی میں بسر ہوئی یاد آگیا جو رخ تو یکایک محسوس ہوئی</p>	<p>جب ذکرِ شیخِ آیابل ابرو میں پڑ گئے بولا کوئی پکار کے تیور بگڑ گئے</p>	<p>شریکِ آفتاب و نشانِ غروب ہو نقشِ دوم ہر چاہیے اولِ سہو ہو</p>

<p>۵۷۳ کیا جس کو زنگار چھوے جو دلہ دلہ گویا بیاض ماہ پاجو دل سیاہ دور آئین ایک چاند زبے قدرت آگ انتر شمس سے تین کر سنبلدین ماہ</p>	<p>۵۷۴ غضب کلام تیرین لب سحر کین کر عالمین شور و سر فضا ت پر اسکا نام بردم و مجنون کو این کی زبان کام بان ہوٹ چلتے ہیں مسیح فلک تمام</p>	<p>۵۷۵ تو تیرا نہیں جانا اب آئیے گھوڑوں جیٹا پوچھو کھائیے اب دلور ہی کر تلو اورین کھائیے ششمین نخل سر ڈوب جا بیے</p>
<p>ابر سید سے بد صورت دکھائی ہے کبے کے طوف کو شب ممرج آئی ہے</p>	<p>اسطرح کا اثر نہیں اب حیات میں مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات بات میں</p>	<p>کیوں آپ بڑھ کے تیر کی صورت ظہر گئے اتان کین ہول میں یہ سمجھیں کہ ڈر گئے</p>
<p>۵۷۶ مچھن کے سانسے نشوید کا چولچ جکی جکی شگلی سے زانہ ہر باغ تشکر ہے دیکھو کہ موت تو میں باغ تیرے تیرے میں عیب سے موت تو میں باغ</p>	<p>۵۷۷ تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر</p>	<p>۵۷۸ تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر تیرے تیرے سارگیں میں سی رہ کر</p>
<p>بڑھ کے کہا جو بد تو پھر کیا کہاں ہے بس ہو چکی شانکہ چین بے شمال ہے</p>	<p>عقد سے دلون کے پانون پونوٹکے کھول لو نقش قدم سے گوہر شہوار رول لو</p>	<p>جلدی وغامین شیوہ آل سچی نہیں سبقت کبھی ہمارے بزرگوں نے کی نہیں</p>
<p>۵۷۹ ۶ تھکوں چھی جوڑتے تھم یا خوش کیا میں خط میں تھم ۶ ہو چھپے ہو چھپے میں تھم گوشیاں جو ہوں پین تھم سرسر شوق سر شوق تھم</p>	<p>۵۸۰ تیرے</p>	<p>۵۸۱ اتان سپ ہارسی شجاعت کا کرتے ہیں طارر دے دینے کا ایک وار پیشہ چلنے چھاپی وقت کا زار ناکا بھی چھاپی وقت کا زار</p>
<p>ختر بھی دستہ ہاے دو دم بھی تریلیں ہیں پلکین شانہ کتنی ہیں ہم بھی تریکیں ہیں</p>	<p>نرمی نہ اسے چاہیے تو کر طے ہیں کیوں بھائی کیا ارادہ کہتیک کھڑے ہیں</p>	<p>لازم نہیں جدال میں سبقت دلیر کو جب لوکتے ہیں عیظ تب اتنا ہر شیر کو</p>

<p>۵۹۱ چو بگر تھاکو چو بگر لیل پو آرم تو تھاکے غفلت سے کیا جو جس تک سوز رکھ کر بھاگ آئے تو خوشی میں شاد ہو پوین خاص سچ لے آرزو تان سے</p>	<p>۵۹۲ ارے چو پوین نام وفا کو دستہ وقت چھوڑے بھاری سے بھولن ناکہ ستم وہ وقت اب ہر وقت ہے کیل راہم لو بھراؤ فاقہ تو حلین فتنہ پر ہم</p>	<p>۵۹۳ چو بگر تھاکو چو بگر لیل پو آرم تو تھاکے غفلت سے کیا جو جس تک سوز رکھ کر بھاگ آئے تو خوشی میں شاد ہو پوین خاص سچ لے آرزو تان سے</p>
<p>کستی فلک کی غلم کے طوفان میں لگی کالی گٹھا سیاہ پھر ہرون پہ چھا گئی</p>	<p>میں نے اٹھانے نام خداوند پاک سو شکر و حمد و جہر میں ہی صفت کو مانگو</p>	<p>بے یقین تھیں وہ کہ مرگ مفاجاتا کی تھی دیکھا تو دو صفوں کی برابر لڑائی تھی</p>
<p>۵۹۴ سید زمین کی رشت میں تھک چکا مچھلین تھالے کو شاہانیا روزگار دینے کا صدر اقصیاں ہر روز کار نامہ و کورون ہر صوبہ کارزار</p>	<p>۵۹۵ چھوڑنے سے عرض کیا راجا تے میں تہا بان و پوین ہی پوین کے نفس کو بھار چھوڑی راجا ہی چھوڑی ہر صوبہ کارزار چھوڑا ہی میں ہر صوبہ کارزار</p>	<p>۵۹۶ چھوڑنے سے عرض کیا راجا تے میں تہا بان و پوین ہی پوین کے نفس کو بھار چھوڑی راجا ہی چھوڑی ہر صوبہ کارزار چھوڑا ہی میں ہر صوبہ کارزار</p>
<p>دریا سے ہو شیار پیا سون کے جنگ ہے بان غازیو علی کے نوا سون کے جنگ ہے</p>	<p>یوں بڑھنے زبرد کرتے ہیں اس بڑھار کو ضعیف دم دیوچ لیتا ہے جیسے شکر کو</p>	<p>گھٹا ہوا غامی دین بڑھ کر گزرتے گزرتے تھیں پوین تھان کہ پانوں پر س کے گزرتے</p>
<p>۵۹۷ جگ میں کووندے کی چلیاں گرتے شمال عدم آں صف میں پیلون برے بلا ہاتھ سے پھینچے پیلون جوان وہ گزرا خردہ شاہین کہ لالان</p>	<p>۵۹۸ اس فتح میں ہی تو میں دیوانی روضا دونوں کو سون جان کر کر باغی شاہ کیا آسودہ ہو جے گو بر سر شاہ راجے ہوا میں تو ان میں پیلون</p>	<p>۵۹۹ جگ میں کووندے کی چلیاں گرتے شمال عدم آں صف میں پیلون برے بلا ہاتھ سے پھینچے پیلون جوان وہ گزرا خردہ شاہین کہ لالان</p>
<p>تھیں چھوڑے پھر چھپا تھوڑے پھر تھے لاکھوں جوان دھرتے ادرودھ صغیر تھے</p>	<p>دھرتے میں راتوں میں سوتی میں اللہ جب نام شکر تھی میں بروقی میں والدہ</p>	<p>سچ کے گھٹے کے بوزن قدر عمل تھے کاسے سرو کچے فوج میں مٹی کے ہواتھے</p>

<p>۱۰۱۱ دوزخ کے سٹھویں حصے میں ضمیر دم خم میں آبرو میں اصالت میں نظر قتال و جانتان و عدو و سور و قلع و حصار ہرگز نہ جان غضب خالق قدر یہ</p>	<p>۱۰۱۲ شیروں نے جلاٹ لیے چاک آستین ہر ضرب میں ملا دیے صفیہ زین سے سوار سے نشان فوج ضلالت میں ہیں پہلے زین پر گئے حکم پہنچیں</p>	<p>۱۰۱۳ تھی دست بستہ بیخ و لطف صفدر کے ساتھ ہر تہ میں اڑا دینا نے سرور کے ساتھ کا ہے نشان بھی سر سے سیکر کے ساتھ صفین زینوں پہنچیں صفوں پہنچیں</p>
<p>کو ندرین اگر تو لفر کی بستی کو چھونک میں بستی تو کیا آگ کشن میں کو چھونک میں</p>	<p>کس نہ بے سے زیر کیا فوج شام کو پوتے بلند کر گئے دادا کے نام کو</p>	<p>دکھلائے ڈھنگ ضرب شہ ذوق تقارک لشکر کو فرش کر دیا تلوار میں مار کے</p>
<p>۱۰۱۴ سے کوئی تھی تان جوان سے یوں کے کوئی تھی تان جوان سے جسطح رزق میں چاک مکان سے دوزخ کا درون نظر آ رہا جان سے ایک ہی صدا کہہ رہے تان سے</p>	<p>۱۰۱۵ سے کوئی تھی تان جوان سے یوں کے کوئی تھی تان جوان سے جسطح رزق میں چاک مکان سے دوزخ کا درون نظر آ رہا جان سے ایک ہی صدا کہہ رہے تان سے</p>	<p>۱۰۱۶ تھیں اور ان کی انہیں تھیں اور ان کی انہیں تھیں اور ان کی انہیں تھیں اور ان کی انہیں</p>
<p>چکھو مزا سقر کے غدا بے شہ رید کا آویسی محل ہے تمہارے یزید کا</p>	<p>اندھی آن بان کہ مرے کا غم نہ تھا تھے سب جگہ پہ کھیت سے باہر قدم تھا</p>	<p>غوطہ لگا کے یوں گل آتے تھے فوج سے دو چھیلیاں ابھرتی ہیں جسطح بوج سے</p>
<p>۱۰۱۷ چھوٹے بچے کا نازنگ ڈھنگ تھا بالائے سر بھی بوجی زینگ تھا اس شمشیر میں ہر روز نازنگ تھا تو بچے میں کرمان نازنگ تھا</p>	<p>۱۰۱۸ کرتے تھے با دیا بے غم تھے کرتے تھے با دیا بے غم تھے کرتے تھے با دیا بے غم تھے کرتے تھے با دیا بے غم تھے</p>	<p>۱۰۱۹ وہاں میں سے سے سے وہاں میں سے سے سے سے وہاں میں سے سے سے سے وہاں میں سے سے سے سے</p>
<p>عشرہ میں سے تھانے مٹنے ہوئے کیسا نشانہ ہوش مخرب کے اڑے ہوئے</p>	<p>بیشل تھے چک میں روانی میں کھٹ میں پانی علی کی تیخ کا تھا انکے گھاٹ میں</p>	<p>فولا دیر یہ ضرب کسی دن پڑی نہ تھی ذکر اسکا کیا رہا تو کچھ اسی کٹھی تھی</p>

۱۰۱۷

<p>۱۱۳</p> <p>بوجہ اس کے باندھنے سے گریز نہ کرنا بیخون سے کھول دینے سے وہ شہسوار بنا سب بوندوں سے بونہیں صنم سے ہر ریشہ انکی نہ ایک ضرب آئے ہر ریشہ</p>	<p>۱۱۲</p> <p>کھینچنے کا یہ سہل جوڑہ آسان شام گھبرا کے لہے بھول کر سہلے لہے شام تم غم و مامون جان سے سہلے نہیں تم جولاں کیا ہے جو شبہ نہیں توں تم</p>	<p>۱۱۱</p> <p>بھائی کو اس طرف تھا بار بار کا انکار آکھوں سے جھک بیٹھے تھے گل کوں تھا انکار آ یا دلیرانے میں چٹکاکے راموار چھو مایا پٹ گیا تو میو بولا وہ نامدار</p>
<p>۱۱۰</p> <p>کلا مقابلے کو جب کوئی نا بجا چھوٹے نے عرض کی ہے چھوٹے بھگت بقیہ شکر ہے تو کون سے کبھی بیکار رہے چھوٹے اور بھونکے ایک بار</p>	<p>۱۰۹</p> <p>اٹے پے سو اردن کو زینہ زینہ منہ صغیروں کے طور پر سوجھ کر کیا کیلے جان جہی مہینے چوہن کر کیا آہن میں نئے عروق میں چوہن کر کیا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>بھائی کمال دل کو ظن تھا جدانی کا کیوں تم بھی دیکھتے تھے نہ اشارہ ان کا</p>
<p>۱۰۸</p> <p>اب کم ہے زور لشکر ابن زیاد کا باقی رہے نہ کوئی دقیقہ جدا کا</p>	<p>۱۰۷</p> <p>سرگردہ ہاے فوج تباہی میں پڑ گئے سارے رسالہ داروں کے چہرے بگڑ گئے</p>	<p>۱۰۷</p> <p>سب جدا حضور کے لڑنے کا ڈھنگ ہے دشمن پکارتے تھے کہ چیر کر کی جنگ ہے</p>
<p>۱۰۷</p> <p>بولیہ استین کو چھوٹا کردہ ارجب بلان بھائی چلے تو کبھی بڑا پسند نہیں میں نہیں وہ کسی سے نہیں خوشی ہو کر کوئی ہو چکے کوئی</p>	<p>۱۰۶</p> <p>دوم بھرتی میں نہیں سوچ سیکر اراویہ کتنوں کے ہاتھ کتنوں کے بیٹھ اراویہ چلوں کے ساتھ ترون کے بھی پو اراویہ سنیوں کے ساتھ ترون کے بھی پو اراویہ</p>	<p>۱۰۶</p> <p>عرفی کے بھائی کی بلا وہ نہیں جان جانا ہر اب غلام سے لگا ہر ان فرمایا جاؤ خالق اگر بگناہان سینہ چاہے رہو سناؤں سے بیان</p>
<p>کہتا تھا وہ کہ سطوت نہ ہی شریک ہے کچھ غم نہیں جو فضل آئی شریک ہے</p>	<p>برہم جو کچھ نہ مانے سے اس نا بجا کے پلے عمر کے نیچے پتلوار بن مار کے</p>	<p>چاروں طرف نظر ہے جب کارزار ہو جلد آ کے ملیو بھائی سے بھائی شہار ہو</p>

<p>۱۳۳۱ ہتھیار کا قدم کی طرف وہ ہتھیار لپٹا کے سپا کر کے گھول ناماد لپٹے تھے بوسے بھائی کے ہتھیار کا سہن تھا زبان کو دکھا کر وہ دکھا</p>	<p>۱۳۳۲ فخر دن کی خبر پڑنے کا روز تھا نام نہاں سے ملی بیچ آس دا چھپ چھپ سے جلال میں چھپ کے رہا</p>	<p>۱۳۳۳ گھوڑا تھا ابرق ہوا پتھرا جودا فدا کر کے گھول دیکھ کر جانے</p>
<p>ابا ضبط کی نہیں اس شہر کام کو اسی بھائی جان سپاس نے مارا غلام کو</p>	<p>پیر اپنی غم سے پھیلے شکی بد حاصل پر دار اس کے دکھ کے چھوٹی ہی ٹھکان پر</p>	<p>پونچے سپاہ شام میں انھوں کو دیکھ کے اک برق تھی کہ چھپ گئی انھوں کو دیکھ کے</p>
<p>۱۳۳۴ کتا تھا وہی مر عالم بھائی جان تالو سے لپٹی جاتی ہے سونے بھائی جان صدر جو تکی کا ہر سس سے کین بیان پہاڑ سے تین روز سے جو زبان</p>	<p>۱۳۳۵ دو چار دارو کے نغور سپاہیان اب بوجی سے نیا سون کا استخان چھپ چھپ سے بھائی جان کا لہان مارا جو باقی موت بچا سچ الہان</p>	<p>۱۳۳۶ دان سے بھی بھگت جا ایک بھگت کا تھا اس کے بھائی کا بھائی جان پڑاں کو چھپا ہوا آیا قریب سرخ نیچے سے تھی چھپ چھپ کی نظر</p>
<p>ہوئی ہر ماں جان خفا بات ہات پر ہم اٹکے ڈر سے جا نہیں سکتے قزاق پر</p>	<p>پیر شہاب یہ تو وہ دیویم بھگت اک نیچے کے وار میں بگڑش دو نیم تھا</p>	<p>مٹل علی ادھر سے بھی دیکھا لبرنے جھپکا دی آنکھ تھی کوچھپکا کے شیرٹ</p>
<p>۱۳۳۷ حیرت خیز ہے نامی انصاف اکدم میں پاس چھپتے ہیں زون نے کہا کہ چھپتے ہیں دربار میں چھپتے ہیں</p>	<p>۱۳۳۸ گھوڑا بھگت کے دل اور تھی اس ماٹھ سے بھائی جان کو رہا مارا ہر تھکے تھکے تھکے بھائی جان بھگت کے بچا لے</p>	<p>۱۳۳۹ نوحہ کیا کہ نورنگاہ دھولے مرقی ہر تھکے تھکے تھکی تھکی آرزو کہ بھگت کو دیکھا سرکھین ملا دیکھ سے اوبائی تھم</p>
<p>جس گھوکا اشتیاق ہر وہ گھر قریب ہر زہر لب قریب کو تھر قریب ہے</p>	<p>چرچے رہنے شہر تلک اس لڑائی کے لو ا کے گنگے لپٹ جاو بھائی کے</p>	<p>بجرا سے برق تھی چھپ چھپ کو دیکھا دونوں میں اب ہر ادھری کو دیکھا</p>

چھپ

<p>۱۲۱۱</p> <p>سزای تو قتل کی ہے بخت کو کیوں تو نہیں بچھڑا کر تو نہیں بچھڑا کر تو نہیں بچھڑا کر تو نہیں بچھڑا کر تو نہیں بچھڑا کر</p>	<p>۱۲۱۲</p> <p>من گریست سوز گریست ہنسی نعلی چہ چلنے کے جو دار ہنسی نعلی چہ چلنے کے جو دار ہنسی نعلی چہ چلنے کے جو دار ہنسی نعلی چہ چلنے کے جو دار</p>	<p>۱۲۱۳</p> <p>میں نے لڑنے کی تھی تھی جو بچھڑا کر جو بچھڑا کر جو بچھڑا کر جو بچھڑا کر جو بچھڑا کر</p>
<p>اب گیا ہر چھپانے سے آفت چاکر ہو گا جو لاشیں آفت چاکر ہو گا جو لاشیں آفت چاکر ہو گا جو لاشیں</p>	<p>ہنگام جاگنی کا ہے وقت قدموں پہ آنکھیں ملنے کا ہنگام جاگنی کا ہے وقت قدموں پہ آنکھیں ملنے کا</p>	<p>اگر تہ علم کا نینوں کی تھیں گلے سے ملنے کو اگر تہ علم کا نینوں کی تھیں گلے سے ملنے کو</p>
<p>۱۲۱۴</p> <p>تو جاؤ تو نہیں تو جاؤ تو نہیں تو جاؤ تو نہیں تو جاؤ تو نہیں</p>	<p>۱۲۱۵</p> <p>حضرت سے عرض کی بارے میں حضرت سے عرض کی بارے میں</p>	<p>۱۲۱۶</p> <p>دراگہ اہل ظلم کے تھیں گلے سے ملنے کو دراگہ اہل ظلم کے تھیں گلے سے ملنے کو</p>
<p>تھک جاؤ ہاتھ باندھ کر شیر و اٹھو حسین کی تھک جاؤ ہاتھ باندھ کر شیر و اٹھو حسین کی</p>	<p>ہم رہ گئے بڑھاپے میں عباسؑ آؤ بچوں کی ہم رہ گئے بڑھاپے میں عباسؑ آؤ بچوں کی</p>	<p>خون پی گیا رگون سے روشن تھے دو چراغ خون پی گیا رگون سے روشن تھے دو چراغ</p>
<p>۱۲۱۷</p> <p>باز دلا کے عیون کا چھپ چھپ باز دلا کے عیون کا چھپ چھپ</p>	<p>۱۲۱۸</p> <p>پہلے نکلے پاؤں آگے نکلے بیابان پہلے نکلے پاؤں آگے نکلے بیابان</p>	<p>۱۲۱۹</p> <p>میں نے تھک کر دو دنوں میں میں نے تھک کر دو دنوں میں</p>
<p>کیوں تو یہ بیان باتیں کر کیوں تو یہ بیان باتیں کر</p>	<p>شیر و گنہ گار اہل شیر شیر و گنہ گار اہل شیر</p>	<p>بچوں کے ہوش عالم چھپ چھپ بچوں کے ہوش عالم چھپ چھپ</p>

<p>۱۳۱۰ دارم بی حال دیکھ قضاہ میں جا بگاڑا عصمت سرا میں شہر کر دکھار پیو پیو سوں کو اوجھڑا شہید ہو گیا</p>	<p>۱۳۱۱ واقف نہیں تیرا سبزل سبب ہوا ہو سانا خا کا مدد چاہتے ضرور جہولین نہ ہو سورا اچھو چھو کرو دیکھ بغاٹ ہو اہو اگر قصور</p>	<p>۱۳۱۲ آواز سے ہوش تیرا کہے وہ گھوڑا خستہ پٹیلے سے پکارے کہیں خستہ پٹیلے سے پکارے کہیں خستہ پٹیلے سے پکارے کہیں</p>
<p>میر سے گورے گورے میں سینے چھنے ہوئے میرے نوزادے آئے ہیں دو لہا جو ہوئے</p>	<p>پہ پاسوں کہ شوق گلشن خیز برشت ہم کہتے ہیں مانکے پانوں کے نیچے برشت ہے</p>	<p>بالین پو کون پر کے پھر پھر کے مکے ہو کیوں نکلے نکلے ہاتھوں کو دے چکے ہو</p>
<p>۱۳۱۳ مٹھا کیا ہے کہ ہے غصہ ہوا آٹو سے شاہ دودین بھلے سر پہ منگوا کے مانا زانیے بیٹے مر رضا سب بیٹے گئے پوجاری تہ کیا کیا</p>	<p>۱۳۱۴ کہہ دیکھتے تھے تیرے جب کہ سلطان ہو رہا اسون تھارے صدمہ کو رو رہا کیا جاہلی میں بیٹے وغیرہ</p>	<p>۱۳۱۵ دوندن آتھ چالی پو پو پو پو پو پو نصرت پر امون جان پو پو پو پو شہنشاہ ناما جان سرھانے بد بھگم رو داد گلے لگاتے ہیں شقت ہو دھیم</p>
<p>لند آسوں سے ابھی منہ نہ دھوئیو لوگون ہار شکر میں پڑھ لوں تو روئیو</p>	<p>آنکھیں پھرا دین تھ سے ہاتھ تو جوڑو دونوں ہم ہو گئے دم توڑ توڑ کے</p>	<p>کیا عزیز حضور کے ہتھ میں پائی ہیں نانی برشت سے ہیں ٹیٹے کو آئی ہیں</p>
<p>۱۳۱۶ کہے ہیں منوں میں آسے پاس آئیے دو ابھی آج جا لئی کو یہ پاس بس جی کہیں کہیں جو دو نون میں روچے ہے ہر وہ مری زندگی</p>	<p>۱۳۱۷ شہنشاہ کے شہنشاہ لائیں انھارے گھوڑوں میں تھے ساتھ ساتھ قاسم و ابھی سارے کیے تھے لاشوں پر</p>	<p>۱۳۱۸ کیا شہنشاہ کے شہنشاہ رو کر کہا کہ داغ دل اور تھوڑے سلام جھین جو ہو والدہ آسمان تمام کہہ چکے ہیں وہ ابو عالم</p>
<p>تھانگے خیر ہو علی اصغر کی خیر ہو مانگو دعا کہ سب پھیر کی خیر ہو</p>	<p>سب قافلہ دریدہ گریبان روا تھانگے تابوت تھ غرس تو علم شامیا تھانگے</p>	<p>تھانگے کی آپ ہیں امداد کیجیے روحان کو دو دھبے کتاب شاد کیجیے</p>

<p>۱۲۱۱ ہاگاہ لائے لاشوں کے سلطان ہاتھ کی صف پہ چھو لے سب سے بیٹوں کی لاشیں پانچ جو ہیں چھاپی چھاپی تہنہ سے تہنہ سے</p>	<p>۱۲۱۲ آرزو ہو کے پائوئے نانتا و نسک ہرگز الہیے ہوئے یہ دونوں تہنہ بی بی جلالیہ کوئے وسوس کی جا مہجین جانی تہنہ سے تہنہ سے</p>	<p>۱۲۱۳ ہاتھ چھوئے اتھون کی لاشیں آرزو ہوئی تہنہ سے تہنہ سے ہرگز تہاہ کر کے مہجین جانی مہجین چھاپی تہنہ سے تہنہ سے</p>
<p>گھبرائے اٹھ کھڑی ہون تھڑکے گڑ پین صد سے بانا ز پیش کھا کے گڑ پین</p>	<p>پیشائے تہنہ سے تہنہ سے تہنہ سے رنک وہی تو لائے ہن چھو کی لاش کو</p>	<p>لاکھوں کے گڑ پین جبری تہنہ لب لہرا زینت خدا گواہ ہر چھو با غضب لہرا</p>
<p>۱۲۱۴ تہنہ تہنہ ہر کہیں تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ</p>	<p>۱۲۱۵ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ</p>	<p>۱۲۱۶ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ</p>
<p>آکھوں کے دیکھو تہنہ ہر اک فورین کے پیر سا تو دو کہ مر گئے عاشق کے</p>	<p>دنیا میں اگر میں بھی یہ رن پر نہیں لڑکے سلف سے آجک ایسے لڑ نہیں</p>	<p>پہچا بیان تہنہ والا کے سامنے پھیلا پانوں تہنہ ہوا آقا کے سامنے</p>
<p>۱۲۱۷ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ</p>	<p>۱۲۱۸ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ</p>	<p>۱۲۱۹ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ</p>
<p>کچھ پین آٹھو کیا تم و اندو دیاس سے کہدے کوئی تہنہ رہن لاشوں کے پاس سے</p>	<p>ہر صف میں ہر پے میں صد اشقی و دوا ہوتے تو دیتے وہ واد اس لڑائیک</p>	<p>ون بھر جوار ہونہ تہنہ مشرقین تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ</p>

<p>۱۶۱ کھرا ہوا بادل اور سیلاب کی طرح لیتی ہوں میں بلدین کی تنہا سیلاب سب سے پہلے شور کرے زاری سب سے پہلے جاتی ہے خون کی سواری سب سے پہلے</p>	<p>۱۶۲ اس راہ میں کسی کا کوئی ہمتنا نہیں سو سون سے گور غریبان سر نہیں جاوے گا ذرا کہ صد اور نہیں تا یہ نہیں خیرت نہیں نقش نہیں</p>	<p>۱۶۳ پین کر کے دونوں کے منہ کی بلدین اور کچے باغی علی ہوئی خوش خیزین تا تم ہوا صدم میں کہ گئی زمین رہنا چاہتے ہوئے اسٹھے امام دین</p>
<p>کھو لو تو آنکھیں ہوش ہمارے بجا نہیں کیسی پی نیند ہو کہ نفس کی حد نہیں</p>	<p>ٹھہر سکتے دوسرا بھی اگر ایک راہ لے منزل کڑی ہے بھائی کو بھائی بناو لے</p>	<p>اک لاش کو تو آپ لہد یا س لیچلے اور ایک لاش حضرت عباس علی لیچلے</p>
<p>۱۶۴ چوہ سافرت میں دعا کیجئے منزل کا آج کی تیار کیجئے صدرا چلو دوغ جہاں کیجئے درو گھب کی خود بدو اور کیجئے</p>	<p>۱۶۵ تم دونوں بھائیوں کی تو ان سے بھلا دیکھا نہیں نہ عاشق و معشوق میں یہ مار کیا ہے اس کا تعلق ساقی کی نہیں کا زرا مہ ساقی سے لاشے سے ساتھ آنا ان</p>	<p>۱۶۶ چوٹی جو غش سے خواہ شاہ فک ققام دیکھا کہ بھانجون کی لیے جاتے ہیں ام مہ گھگھکاری ہوئی ہوئی وہ کیا نام پیار دلی کا جو جگے یہ جو مر اپام</p>
<p>جاتا ہر یون جہان سے کوئی آنکھ مٹو کرے دادی کے گھر چلے گئے امان کو چھوڑ کے</p>	<p>دونوں عدم میں بھی نہ جدا ایک دم رہیں رحمن بھی صورت گل جو بلبل ہم رہیں</p>	<p>گھر سے ہے فوج ظلم شہ کر بلائی کو بابا بچا ہے مرے مظلوم بھائی کو</p>
<p>۱۶۷ پہلے پہل چھٹا ہو مکان اور سافرت نکلے ہو گھسے نشہ زبان اور سافرت دھو دھو گئی کسی سے پان کو سافرت شب و مقام ہو گا کہاں اور سافرت</p>	<p>۱۶۸ غنا ہے سپکا بلا کر کسی بیات داری غصہ ہے نزل دل کی سپی ات ہوتا نہیں کوئی خیر خدا کی ذات چھوڑ دے پیر سے چھوڑ دے پیر</p>	<p>۱۶۹ نصیح زبان کا چال بس نہیں ناقتیری تباہی لال خود زبان کا کھڑے ہو چال خالق کو شکر کی ہر جی کھڑے ہو چال حاکم کو فرض کا شکر شاہ و مصل</p>
<p>جنگل میں شام ہو تو نہ زہارا ہو شیو رستہ یہ ہولناک ہر ہشیار سو شیو</p>	<p>مان صدی تم بزرگ ہو اسکے یہ خرد کر جنگل میں چھوٹا بھائی ہمارے پیر کر</p>	<p>نازک مثال یوں کی فصاحت کی نہیں یہ رنگ یہ زبان سخن بے مد نہیں</p>

۱۶۹